ضرور تمندوں کو کھلانے کی اہمیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں: موجودہ کووڈ-19 کی صور تحال میں

The Importance of feeding the needy people in the light of Islamic teachings: In the Current Scenario of Covid-19

Dr. Khair Muhammad Asif Memon*
Dr. Aijaz Ali Khoso**
Hafiz Abdul Aziz Memon***

Abstract
Allah Almighty has made Islam a complete and universal religion. It comprises of many visible as well as invisible characteristics. One of such characteristic is *to provide food and provisions to the needy and poor.* While answering a companion, once the Holy Prophet Muhammad (PBUH) said the best deed among all in Islam is to provide food and say Salam. Now a days world is facing a great challenge in the form of Novel Corona Virus (Covid-19) pandemic which has greatly effected all economic activities of the whole world. IMF projects that advanced economies will contract by around 6% in 2020, while emerging markets and developing economies will contract by 1%. People living close to the international poverty line in the developing countries, low and middle income countries and individuals will suffer the greatest consequences in terms of extreme poverty. The *desert locust* invasion also reached in different countries and agricultural lands which poses a significant threat to the livelihood and food security. As food is a basic need for all humans. So Islam encourages feeding to hungry and needy regardless of religion, caste, culture or creed. Islam has expressed the great concern, etiquettes and importance of feeding in very distinct way. In this paper this characteristic has been described in the light of Islamic teachings.
Keywords: Covid-19, Basic needs, Food and Provision, Islamic teachings

تعارف:

اللہ رب العزت نے بے شمار مخلوقات میں سے انسان کو اشرف المخلوقات کر کے پیدا فرمایا، حضرت انسان کو زمین پر بھیجنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رزق کا انتظام فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف انواع و اقسام کے رزق کا نہ صرف انسان کے لیے بلکہ بے شمار دیگر مخلوقات کے لیے ان کی فطرت کے مطابق انتظام فرمایا ہے، بلکہ بچہ ابھی ماں کے پیٹ میں بھی نہیں آیا ہوتا کہ اللہ تعالی اس کی خوراک اور رزق کا انتظام پہلے سے کر چکا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہ اس پر بیالیس دن گذرے ہوتے ہیں اللہ پاک اس کے لیے رزق، عمر، سعادت یا شقاوت لکھ دیتے ہیں۔ [1] چائنہ سے شروع ہونے والی بیماری کرونا- جسے کووڈ 19 بھی کہا جارہا ہے- نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جس سے نہ صرف لاکھوں لوگ اموات اور امراض میں متاثر ہوئے ہیں بلکہ اس وبا نے دنیا پر کئی اقسام کے منفی اثرات بھی چھوڑے ہیں جن میں سے ایک معاشی اثر بھی ہے۔ جس کی وجہ سے غذائی قلت اور غربت کا بھی افراط ہے۔ کرونا کی وجہ سے 40

* Junior School Teacher (JST), School Education and Literacy Department Govt. of Sindh.
Email: kmasif85@gmail.com, https://orcid.org/0000-0003-0354-003X
** Assistant Professor, University of Sufism and Modern Sciences, Bhitshah.
*** Lecturer D/O Basic Sciences & Related Studies, Mehran UET, Jamshoro.
Email: abdulaziz.memon@faculty.muet.edu.pk, https://orcid.org/0000-0002-0176-4673

سے 60 ملین افراد انتہائی غربت میں چلے گئے ہیں۔اس وبا کی وجہ سے کئی لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اور کئی ادارے بند ہو گئے ہیں۔2019 میں دنیا کی آبادی کا8.2 فیصد آبادی 1.90 ڈالر یومیہ کے حساب سے زندگی گذار رہی تھی یہ تناسب 2020ء میں کرونا کی وجہ سے بڑھ کر 8.6 فیصد ہو گیا ہے یا632 ملین لوگوں سے 665 ملین لوگ ہو گئے ہیں۔[2] قلت غذا کا ایک سبب ٹڈی دل ہے جو گذشتہ سال افریقہ پھر ایران سے پاکستان میں داخل ہو کر پورے پاکستان میں پھیل چکے ہیں، یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جس کی لمبائی انگلی کے بقدر ہے اور یہ لاکھوں کی تعداد میں کئی کلو میٹر پر پھیل کر جھنڈ کی صورت میں یہ سفر کرتے ہیں اور یہ فصلوں کو کھا کر تباہ کر دیتے ہیں۔یہ پورے پاکستان میں میں سے کپاس، گندم، گھاس، سبزی اور باغات کو خصوصا نقصان پہنچا رہے ہیں اور لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصل تباہ ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے غذائی قلت کا بڑا امکان ہو چکا ہے۔

رزق دینے والی ذات:

تمام انسانوں، جنوں، چرند اور پرند وغیرہ کو رزق دینے والی اکیلی ذات اللہ تعالی کی ہے، اس میں اللہ تعالی کے ساتھ کوئی شریک نہیں، اور وہ ہی اس کے لائق ہے اور کسی کے بس میں نہیں کہ کسی کو کھلائے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها" [3]

ترجمہ: "اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ نے اپنے ذمے نہ لے رکھا ہو۔"

سورہ الذاریات میں ارشاد ہے: "ما أريد منهم من رزق وما أريد أن يطعمون (57) إن الله هو الرزاق ذو القوة المتين (58)"[4]

ترجمہ: " میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا، اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ تو خود ہی رزاق ہے، مستحکم قوت والا ہے۔"

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی ضرورت کو پورا کرنے والی ذات اللہ تعالی کی ذات عالی ہے، وہی ذات ہے جو انسانوں کے ساتھ دوسری تمام مخلوقات جنگل کے درندوں، سمندر کی مخلوق اور بلوں کی چیونٹیوں کو اپنے خزانے سے رزق مہیا کرتی ہے۔

اسلامی ریاست کی ذمہ داری:

اسلامی ریاست کی دوسری اہم ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہے۔ریاست کے ذمہ ہے کہ لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے اقدامات اور مستقبل کے لیے پلاننگ کرے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے باشاہ ریان بن الولید کو اس منصوبہ بندی کی تعلیم دی جب آپ علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھی گئی۔سورۃ یوسف میں ہے:

قال تزرعون سبع سنين دأبا فما حصدتم فذروه في سنبله إلا قليلا مما تأكلون (47) ثم يأتي من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم لهن إلا قليلا مما تحصنون (48) ثم يأتي من بعد ذلك عام فيه يغاث الناس وفيه يعصرون (49) [5]

ترجمہ: "یوسف نے کہا: تم سات سال تک مسلسل غلہ زمین میں اگاؤ گے، اس دوران جو فصل کاٹو، اس کو اس کی بالیوں ہی میں رہنے دینا، البتہ تھوڑا سا غلہ جو تمہارے کھانے کے کام آئے، (وہ نکال لیا کرو)۔پھر اس کے بعد تم پر سات سال ایسے آئیں گے جو بڑے سخت ہوں گے، اور جو

کچھ ذخیرہ تم نے ان سالوں کے واسطے جمع کر رکھا ہوگا، اس کو کھا جائیں گے، ہاں البتہ تھوڑا سا حصہ جو تم محفوظ کر سکوگے (صرف وہ بچ جائے گا) پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی، اور وہ اس میں انگور کا شیرہ نچوڑیں گے۔"[6]

حضرات مفسرین نے فرمایا ہے یہ صرف ایک خواب کی تعبیر ہی نہیں تھی بلکہ ایک منصوبے کی طرف رہنمائی تھی، تفسیر خازن میں ہے:

قوله تعالى: تزرعون وهذا خبر بمعنى الأمر أي ازرعوا سبع سنين دأبا يعني عادتكم في الزراعة والدأب العادة وقيل ازرعوا بجد واجتهاد [7]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اگاؤ گے" اور یہ خبر امر کے معنٰی میں یعنی اگاؤ سات سال عادت کے موافق، داب عادت ہے اور کہا گیا کہ معنٰی ہے کہ کھیتی کرو کوشش اور محنت سے۔"

سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی مال کو جمع نہیں کیا بلکہ جہاں سے بھی مال آیا اس کو لوگوں کی ضروریات میں تقسیم فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ذاتی ضروریات کے لیے بھی کبھی مال کو جمع نہیں کیا جب بھی کہیں سے مال آتا تو آپ ﷺ اس کو تقسیم فرما دیتے پھر اگر کوئی ضرورت پیش ہوتی تو کسی سے قرض حاصل کرتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فلاح عامہ کے لیے پیشگی دو سال کی زکوۃ وصول فرمائی۔ حضرت منذر بن جریر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے جسم، دھاری دار چادریں پہنے ہوئے، تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر خدمت ہوئے، ان میں سے اکثر مضر قبیلہ سے تھے بلکہ سارے مضر قبیلے سے تھے، ان کا فقر وفاقہ دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا، پریشانی کے عالم میں حضور ﷺ کبھی آتے کبھی باہر نکل جاتے، آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیں، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور حضور ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی سے) ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالی تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ اور (سورہ حشر کی آیت اٹھارویں آیت تلاوت فرمائی کہ) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔" پھر آپ ﷺ نے ان غریب اور نادار لوگوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی کہ اپنے دینار، درہم، گندم اور کھجور سے صدقہ کرو چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، تو لوگوں نے اپنے مال سے صدقہ کرنا شروع کر دیا اور ہر طرف کھانے پینے اور اشیاء ضرورت کا ڈھیر لگ گیا، اس جذبہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا، حدیث شریف کے راوی فرماتے ہیں:

"رأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل، كأنه مذهبة" [8]

ترجمہ: "میں نے آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا کہ یوں کھل اٹھا جیسے سونے کا ٹکڑا ہو۔"

بخاری شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب صفہ کو فاقہ پہنچا اور ان پر فاقی کشی آنے لگی تو آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا:

"من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث، وإن أربع فخامس أو سادس وأن أبا بكر جاء بثلاثة، فانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة" (9)

ترجمہ: جس آدمی کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچ لے جائے یا چھ لے جائے۔ (اس پر عمل کرتے ہوئے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے گئے اور آپ ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے۔

حضرت عمرؓ کے خلافت کے زمانے میں مدینہ منورہ میں جب سنہ 18ھ میں بہت ہی بڑا قحط پڑا، اس قحط کی شدت کی وجہ سے اس سال کو "عام الرمادہ" کہا جاتا۔ اس وقت حضرت عمر فاروقؓ نے خلافت کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ہوئے دور دور سے غذائی اجناس منگوا کر ان کو تقسیم فرمایا اور سرکاری طور پر کھانا پکوا کر لوگوں کو دو وقت مفت کھانا کھلایا۔ مصر، شام، اور دوسرے علاقوں سے تیل، آٹا، غلہ، چربی اور دوسری ضرورت کی اشیاء منگوائیں۔ ہزاروں کی تعداد میں اونٹ اور مویشی باہر سے منگوا کر ذبح کئے اور پوری سلطنت میں اعلان کیا کے اپنی ضرورت کی اشیاء ان قافلے والوں سے لیں، ہنگامی بنیادوں پر آپؓ نے اس کا انتظام فرمایا یہاں تک کہ لوگ کہنے لگے:

"لو لم يرفع الله المحل عام الرمادة لظننا أن عمر يموت" (10)

ترجمہ: "عام الرمادۃ میں اگر اللہ تعالیٰ قحط کو دور نہ فرماتے تو ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ حضرت عمرؓ اس مسئلہ میں فکر کرتے ہوئے فوت ہو جاتے۔"

اتنے سارے انتظامات کرنے کے باوجود حضرت عمرؓ فرماتے اگر زندگی نے مجھ کو مہلت دی میں پورا سال مملکت میں سفر کروں گا، کیونکہ مجھ کو معلوم ہے کہ لوگوں کو کیا کیا مسائل ہیں اور وہ مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور عمال بھی ان کی شکایات اور مشکلات مجھ تک نہیں پہنچاتے۔ (11)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے انتہا سخی تھے، لوگوں کی ضروریات کو مقدم رکھتے جس میں بئر رومہ کا صدقہ، مسجد نبوی کی توسیع، مسلمانوں اور محتاجوں کی ضرورتوں کی تکمیل مشہور ہے۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط آیا آپ رضی اللہ عنہ نے باہر سے غلہ منگوایا، مدینہ کے تاجروں نے آپ کو دوچند نفع کی پیشکش کی مگر آپ نے اس کو قبول نہیں کیا اور یہ سارہ غلہ غریبوں، مسکینوں اور بیواہوں میں تقسیم فرمادیا۔ (12)

خوراک کے حوالے سے موجودہ صورتحال:

اس وقت دنیا کی آبادی کا بڑا حصہ یا تو بھوک وافلاس کا شکار ہے یا اگر خوراک مل بھی رہی ہے تو وہ جسمانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ عالمی ادارہ خوراک (World Food Programme) کی ویب سائٹ پر جاری ہونے والے اعداد شمار کے مطابق روزانہ 690 ملین لوگ بغیر کھانا کھائے سوتے ہیں، دنیا کے ہر نو افراد میں سے ایک فرد یا اس سے زائد بھوک کا شکار ہوتا ہے، جس سے معاشرتی،

معاشی، صحت اور تعلیمی مسائل جنم لے رہے ہیں۔[13] عالمی ادارہ خوراک (WFP) نے موجودہ صورتحال میں غذائی قلت کو دیکھتے ہوئے ایک ہی وقت میں شام، نائیجیریا، جنوبی سوڈان، کانگو، مالی، نائیجر، برکینا فاسو اور یمن میں غذائی ایمرجنسی نافذ کی ہے۔ عالمی ادارہ خوراک کے مطابق ان ممالک میں لوگوں کو فوری امداد کی ضرورت ہے۔[14]

پاکستان میں غذائیت کی کمی یا پوشیدہ بھوک بھی خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ ہماری چوبیس فیصد آبادی کو غذائیت کی کمی کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کے مطابق پاکستان میں 37.5 ملین افراد غذائیت میں کمی کے شکار ہیں۔ آبادی میں کئی طرح کے غذائی اجزا کی کمی ہے۔ اس کی اہم وجہ غربت بتائی جاتی ہے، کیونکہ آبادی کے ایک بہت بڑے حصے کو یا تو خوراک میسر نہیں اور اگر ہے بھی تو اس میں ضروری غذائیت نہیں اور کھانے پینے کی اشیاء کی بلند قیمتوں سے بھی غریب افراد شدید متاثر ہو رہے ہیں۔[15] غذائی تحفظ نہ ہونے کا معاملہ بھی پیچیدہ ہے اور اس کی وجوہ میں آب و ہوا میں تبدیلی، شہری غربت، غیر مستحکم زرعی پیداوار پر غیر ضروری دباؤ، شہری پھیلاؤ، مصارف میں اضافہ، سیاسی صورتحال اور دیگر کئی چیزیں شامل ہیں۔ موسموں کے تبدیل ہونے سے بھی فصلوں کی پیداوار میں پر فرق پڑتا ہے۔ اس طرح غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کے باعث کروڑوں لوگوں تک خوراک کی رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔[16] دوسری جانب ترقی یافتہ اور امیر ممالک میں کھانے کا ضیاع حد درجہ تک بڑھا ہوا ہے، جس کی ایک اہم وجہ ضرورت سے زیادہ کھانے کا انتظام کرنا ہے، ایک ہی وقت میں کئی انواع کے طعام بنانے اور رنگ برنگی کھانوں سے ٹیبل سجانے کا رواج دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکہ بھر میں 40 فیصد اور پوری دنیا میں ہر سال اربوں ڈالرز کی خوراک نقل و حمل، مختلف عمل اور وجوہ کی باعث ضائع ہوتی ہے جسے کبھی نہیں کھایا جاتا۔ اخبار کے مطابق امریکا میں میں ہر سال 160 بلین ڈالرز کا کھانا کوڑے کے ڈھیر کی نذر ہوتا ہے۔[17]

کروناوبا کے بعد موجودہ غذائی قلت کی صورتحال:

کروناوبا کی موجودہ صورتحال میں اس غذائیت کی اہمیت کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں رہا، اس وبا کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، دہاڑی دار اور مزدور طبقہ کو لاک ڈاؤن کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے اشیاء کی پروڈکشن اور فراہمی بڑی حد تک متاثر ہوئی جس کی وجہ سے عام استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں چالیس فیصد تک کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، اسپین اور چائنہ کی غذائی صورتحال بھی کافی حد تک متاثر ہوئی ہے۔

یونائیٹڈ نیشن کے ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کا کہنا ہے کہ کرونا صورتحال کی وجہ سے اس سال عالمی بھوک کی صورتحال دگنی ہو سکتی ہے۔ نائن الیون کے بعد سب سے بری صورتحال موجودہ زمانے کی ہے۔ کووڈ–19 یعنی کرونا کی وجہ سال 2020ء میں مزید 130 ملین لوگ بھوک برداشت کریں گے، جبکہ 135 ملین لوگ پہلے ہی بھوک والی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ غذائی قلت کا شکار افراد کی تعداد دگنی یعنی 265 ملین افراد ہو سکتی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق غذائی قلت کے متعلق نئی رپورٹ جو ورلڈ فوڈ پروگرام اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے آئی ہے کہ کرونا سے پہلے ہی غذائی ضرورت پچھلے سال ہی بڑھ گئی تھی۔ 55 ممالک میں 135 ملین لوگ انتہائی غذائی قلت کا شکار ہیں۔

کووڈ-19 کے علاوہ بدتر عالمی صورتحال، اور معاشی عدم استحکام کی وجہ سے یمن، جنوبی سوڈان میں نصف سے زیادہ آبادی غذائی قلت کا شکار ہے۔[18]

ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کے چیف اکانومسٹ، ریسرچ اینڈ اسسمنٹ اینڈ مانیٹرنگ کے ڈائریکٹر عارف حسین کا کہنا ہے کہ پوری دنیا کو اس صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے اکٹھا ہونا پڑے گا، اگر ہم ساتھ نہ ہوئے تو کئی گنا زیادہ قیمت چکانی پڑے گی، کئی لوگ زندگیاں گنوائیں گے اور بہت ہی زیادہ افراد کا روزگار چلا جائے گا۔ عارف حسین کا مزید کہنا تھا کہ اس صورتحال کو مزید تشویشناک صورتحال اختیار کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم جلد ہی ہم اپنا لائحہ عمل طے کریں اس سے پہلے لوگ بھوک مٹانے کے لیے اپنا گھریلو سامان فروخت کردیں، ہمارے سامنے کچھ ایسے کیس بھی آئے ہیں جن میں کسانوں نے اپنی کھیتی باڑی کے اوزار بھوک مٹانے کے لیے بیچ دیئے۔ اگر ایسی صورتحال رہی تو آئندہ کئی سالوں تک غذائی اشیاء کی پیداوار متاثر ہوسکتی ہے۔ بہت سے افراد ایسے ہیں جو کووڈ-19 سے پہلے درست صورتحال میں تھے مگر اب وہ پریشان کن صورتحال میں ہیں۔[19]

خوراک کے بارے میں اسلامی تعلیمات:

اسلام نے حلال اشیاء کھانے اور اس کے استعمال کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یاأیها الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم"[20]

ترجمہ: "اے ایمان والو وہ پاکیزہ اشیاء کھاؤ جو ہم نے تم کو رزق دی ہیں۔"

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة" [21]

ترجمہ: "حلال کمانا دوسرے فرائض (نماز، روزے) کے بعد فرض ہیں۔"

طعام کا اثر اور عکس انسان کے اخلاق اور صفات پر پڑنے کی وجہ سے اچھے اور پاکیزہ کھانوں کا اثر انسان پر اچھا پڑتا ہے اور برے کھانے کا اثر برا پڑتا ہے۔ اسی حکمت کی وجہ سے مضر اور خبیث اشیاء انسان پر حرام قرار دی گئی ہیں۔ حلال اور پاکیزہ غذاؤں میں سے آدمی کو جو چیز بھی میسر ہو وہ استعمال کرے اور ان حلال اشیاء میں سے کسی کا انتخاب کرنا انسان کی طبیعت، موسم اور مزاج پر موقوف ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحدید لگانا خلاف فطرت ہے مگر اسلام نے سادگی کا درس دیا اور بے جا تکلف کو ناپسند فرمایا ہے۔ چونکہ خوراک انسان کی بنیادی ضرورت ہے، جس کی فراہمی کے بغیر انسانی زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ کھانے پینے میں افراط و تفریط اور ضیاع نہ کیا جائے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"طعام الاثنین کافي الثلاثة، وطعام الثلاثة کافي الأربعة" [22]

ترجمہ: "دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے۔"

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کھانا دو آدمیوں کا پیٹ بھر لیتا ہے، اس پر تین آدمی قناعت کر لیتے ہیں، اسی طرح جو کھانا تین آدمیوں کا پیٹ بھر لیتا ہے، اس کو چار آدمی قناعت کے طور پر کھا لیتے ہیں۔ یعنی اپنا پیٹ بھرنے پر اکتفا نہ کرو، اتنا کھاؤ جو تمہاری غذائی

ضرورت کے موافق ہو اور زائد کسی محتاج کو کھلادیں۔ اللہ تعالی اہل جنت کے اوصاف ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما وأسیرا * إنما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا*"(23)

ترجمہ: "اور (یہ وہ لوگ ہیں جو) مسکین، یتیم اور قیدی کو اس کی (یعنی اللہ کی) محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔(ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ) ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔"

یعنی جب وہ مساکین وغیرہم کو کھانا کھلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہیں محض اللہ تعالی کی رضاجوئی کیلئے کھانا کھلارہے ہیں اور تم سے اس کا معاوضہ یا شکریہ نہیں چاہتے۔ اللہ تعالی کی راہ میں اور اس کی خوشنودی کے لیے خرچ کرنے والوں کی نیت ایسی ہی ہوتی ہے وہ اللہ جل شانہ کے سوا کسی اور سے اس کی جزاء کے طالب نہیں ہوتے۔ حضرات صحابہ کرام کی زندگیوں کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ حضرات اپنی ذات پر ایک دوسرے کو ترجیح دیتے تھے، خود نہ کھا کر بھی دوسروں کو کھلاتے اور وہ اس میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

خوراک کے بارے میں حضرات اہلبیت کرامؓ کا ایثار:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو ایک صاع کھانے کی دعوت پر جمع کروں یہ بات مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار سے ایک غلام خرید کر اس کو آزاد کردوں۔(24)

محمد بن حسین ابو حصین الوادعی کوفی سے امام طبرانی نے نقل کیا ہے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ نے ان کو پیغام بھیجا ہم نے آپ کے لیے بہترین کھانا اور بہترین خوشبو بنائی ہے۔ آپ اپنے دوستوں کو لے کر آئیں اور ان کی دعوت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد میں آکر سائلین، غریبوں اور مسکینوں کو جمع کیا اور ان کو گھر لے کر گئے۔ گھر کی خادماؤں نے بیبی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ تو مسکینوں کو لے کر آرہے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے گھر میں آکر اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کچھ بھی کھانا یا خوشبو ذخیرہ کر کے نہ رکھنا، بیبی صاحبہ نے ایسے ہی کیا، حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو کھانا کھلایا اور کپڑے دیئے اور ان کو خوشبو لگائی۔(25) ایک مرتبہ حضرت علی بن الحسین المعروف امام زین العابدینؒ سوار تھے کہ ان کا گذر مسکینوں کی ایک جماعت پر ہوا جو روٹی کا ایک ٹکڑا کھا رہے تھے۔ آپؒ نے ان کو سلام کیا تو انھوں نے آپؒ کو کھانے کی طرف بلایا، آپؒ نے آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔"(26) آپؒ نے نیچے اتر کر ان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا، پھر ان کو فرمایا کہ میں نے آپ کی دعوت قبول کی، آپ بھی میری دعوت قبول فرمائیں، پھر آپ ان کو اپنے گھر لے گئے، ان کو کھانا کھلایا اور ان کو کپڑے پہنائے اور ان کو واپس چھوڑ آئے۔(27)

عبداللہ بن ابراہیمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بدوی حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کے گھر میں داخل ہوئے تو گھر کی ایک جانب حضرت عبداللہ بن عباسؓ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے، جس مسئلہ کے بارے میں بھی ان سے دریافت کیا جاتا تو اس کا جواب دیتے۔ گھر کے دوسری جانب عبیداللہ بن عباسؓ گھر میں آنے والے سب لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے، یہ دیکھ کر اعرابی نے کہا کہ جو شخص دنیا اور آخرت کو

چاہتا ہے وہ عباس بن عبد المطلب کے گھر میں آجائے، یہ فتویٰ دے رہا ہے اور لوگوں کو فقہ سکھا رہا ہے اور یہ دوسرا لوگوں کو کھانا کھلا رہا ہے۔[28] علی بن محمد مدائنی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ روزانہ ایک اونٹ ذبح کراتے تھے یا اونٹ جتنی بکریاں ذبح کی جاتی تھیں اور ان سے لوگوں کی دعوت کرتے تھے۔

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبید اللہ بن عباس بن عبد المطلبؓ کو خوار اور بے عزت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لیے منصوبہ یہ بنایا کہ بڑے بڑے باوقار لوگوں کے پاس جا کر ان کو دعوت دی کہ عبید اللہ بن عباس نے آپ کو دعوت دی ہے کہ آج دوپہر کا کھانا ہمارے پاس آکر کھائیں، لوگ جمع ہونا شروع ہوئے اور گھر بھر گیا، آپؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے کہ لوگ جمع ہو رہے ہیں؟ آپؓ کو اطلاع دی گئی کہ فلاں آدمی نے لوگوں کو دعوت دی ہے۔ آپؓ نے معلومات کرائیں اور آدمی بھیج کر بازار سے سارے پھل منگوا کر لوگوں کو کھلائے، اس وقت لوگوں نے اترنج شہد کے ساتھ کھائے اور آپؓ نے لوگ سالن اور روٹی بنانے کے لئے بھیج دیئے، جب یہ کھانا لے آئے تو آپ نے لوگوں کو کھلایا۔ جب یہ فارغ ہوئے تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ باتیں وہی نہیں جو ہم پہلے سے ہی چاہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا بالکل! آپؓ نے فرمایا کہ میرے دروازے ہر وقت کھلے ہیں، مجھ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ کتنے لوگ بھی میرے پاس آکر کھانا کھائیں۔[29]

دوسروں کو کھلانے کی فضیلت:

احادیث مقدسہ میں لوگوں کو کھانا کھلانے کے بہت ہی زیادہ فضائل وارد ہوئے ہیں، ان فضائل کو جان کر انسان حیران ہو جاتا ہے کہ اتنے چھوٹے سے عمل پر کتنے بڑے فضائل ہیں۔ ذیل میں نمونے کے طور پر کچھ احادیث مقدسہ کو ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے اور میں بھی آنے والوں میں سے تھا، جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں جان گیا تو کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سب سے پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"أطعموا الطعام، وأفشوا السلام، وصلوا الأرحام، وصلوا والناس نيام، تدخلوا الجنة بسلام"[30]

ترجمہ: "کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو، نماز پڑھو اس حال میں لوگ سور ہے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے اپنے بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اور اپنے بھائی کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا تو اللہ تعالی اس کو سات خندقیں جہنم سے دور فرمائیں گے اور ہر ایک خندق کی مسافت ایک سال کے برابر ہو گی۔"[31] صرف خود کی فکر نہ کریں بلکہ دوسروں کا بھی لحاظ کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "أحب الطعام إلى الله عز وجل ما كثرت عليه الأيدي"[32]

ترجمہ: "آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کے ہاں محبوب کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ ہوں۔"

ایک جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من أطعم الجائع أظله الله في ظل عرشه"[33]

ترجمہ: "جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا تو اللہ تعالی اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے۔"

مستدرک حاکم میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إن في الجنة غرفا يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها فقال أبو مالك الأشعري: لمن يا رسول الله؟ قال لمن أطاب الكلام، وأطعم الطعام، وبات قائما والناس نيام"(34)

ترجمہ: "جنت میں ایسے محلات ہیں جن کے باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جاتا ہے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جاتا ہے، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے اچھا کلام کیا، کھانا کھلایا اور کھڑے ہو کر (عبادت میں) رات گذاری اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔"

اللہ تعالی جل شانہ نے اہل جنت کے کلام کو ذکر کر کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت کی ہولناکی سے ڈرتے تھے اور بغیر کسی لالچ کے لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا (8) إنما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزاء ولا شكورا (9) إنا نخاف من ربنا يوما عبوسا قمطريرا (10)" (35)

ترجمہ: "اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔(اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔ ہمیں تو اپنے پروردگار کی طرف سے اس دن کا ڈر لگا ہوا ہے جس میں چہرے بری طرح بگڑے ہوئے ہوں گے۔"

امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک جامع حدیث نقل فرمائی ہے کہ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی فرمائیں گے اے آدم کی اولاد! میں بیمار ہو گیا مگر تم نے میری بیمارپرسی نہیں کی؟ بندہ عرض گو ہو گا کہ اے میرے پروردگار! میں کیسے آپ کی مزاج پرسی کرتا حالانکہ آپ تو جہانوں کے رب ہیں؟ اللہ تعالی فرمائیں گے کیا تم کو معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، آپ نے اس کی بیمارپرسی نہیں کی۔ آپ کو معلوم نہیں اگر تم اس کی مزاج پرسی کرتے تو تم مجھ کو وہاں پاتے۔اے آدم کی اولاد میں نے تم سے کھانا مانگا مگر تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا اے اللہ میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا؟ آپ تو جہانوں کے رب ہیں۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے تم کو معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا مگر تم اس کو نہیں کھلایا، اگر آپ اس کو کھلاتے تو مجھ کو وہاں پاتے۔اے آدم کی اولاد! میں نے تم سے پانی طلب کیا مگر تم نے مجھ کو پانی نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا اے اللہ میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ تو جہانوں کے پروردگار ہیں؟ اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تم سے پانی طلب کیا مگر تم نے اس کو نہیں پلایا، اگر تم اس کو پلاتے تو اس وقت مجھ کو پاتے۔" (36) قران مجید ناشکرے انسانوں کی اوصاف ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے: "كلا بل لا تكرمون اليتيم (17) ولا تحاضون على طعام المسكين (18)" (37)

ترجمہ:" صرف یہی نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی

ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔"

حضرت براء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے کہا یارسول اللہ! مجھ کو ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے بات تو اگرچہ چھوٹی کی ہے مگر بڑے کام کی بات پوچھی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو غلام آزاد کرنے کا فرمایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فإن لم تطق ذلك، فأطعم الجائع، واسق الظمآن، وأمر بالمعروف، وانه عن المنكر، فإن لم تطق ذلك، فكف لسانك إلا من الخير"(38)

ترجمہ: "اگر آپ کو اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکوں کو کھانا کھلائیں، پیاسوں کو پانی پلائیں، اچھائی کا حکم کریں، برائی سے روکیں، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زبان سے خیر کی بات کے علاوہ اور کوئی بات نہ نکالیں۔"

پانی پلانا:

جس چیز کی لوگوں کو جتنی زیادہ ضرورت ہو اس کے صدقہ میں بھی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ لوگوں کو وہ چیز کھلانی اور پلانی چاہیے جو ان کی ضرورت کی ہو اور پانی وہ چیز ہے جس کی ہر جاندار کو ضرورت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "ليس صدقة أعظم أجرا من ماء"(39)

ترجمہ: "پانی سے بڑھ کر کوئی دوسرا صدقہ ثواب میں اس کے برابر نہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی اس کو فائدہ ہو گا، آپ لوگوں کو پانی پلائیں۔(40)

امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ شیخ حاکم ابو عبد اللہؒ کے چہرے پر پھوڑی نکلی، آپؒ نے ہر قسم کا علاج کرایا مگر یہ پھوڑی ختم نہیں ہوئی، اس کو ایک سال ہو گیا، آپ نے امام ابو عثمان صابونیؒ کو کہا وہ جمعہ کو اپنی مجلس میں ان کے لیے دعا کریں، آپؒ نے ان کے لیے دعا کی اور بہت سے لوگوں نے اس پر آمین کہی۔ جب دوسرا جمعہ ہوا تو ایک عورت نے مجلس میں ایک کاغذ بھیجا جس پر لکھا تھا کہ جب وہ گھر گئی تو اس رات انھوں نے امام حاکم ابو عبد اللہؒ کے لیے بہت دعا کی، اس عورت کو رات میں آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا کہ ابو عبد اللہ کو کہیں کہ مسلمانوں پر پانی کی کثرت کریں۔ یہ رقعہ امام حاکمؒ کے پاس پہنچایا گیا تو آپ نے اپنے گھر کے دروازے پر پینے کے پانی کا انتظام فرمایا اور لوگ پانی پینے لگے اور فرمایا:

"فما مر عليه أسبوع حتى ظهر الشفاء، وزالت تلك القروح، وعاد وجهه إلى أحسن ما كان ، وعاش بعد ذلك سنين"(41)

یعنی اس بات کو ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا کہ آپ تندرست ہونا شروع ہو گئے اور آپ کا چہرہ پہلے سے بھی خوبصورت ہو گیا اور اس کے بعد آپ کئی سالوں تک زندہ رہے۔

اپنی ضرورت سے زیادہ پانی روک کر رکھنے اور ضرورتمند کو نہ دینے کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالی نہ بات کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے، ان میں ایک وہ آدمی ہے بھی ہے جس کے پاس زیادہ پانی ہو اور اس نے اس کو روک رکھا ہو، اس کو اللہ تعالی فرمائیں گے کہ آج میں نے اپنا فضل تم سے روک دیا جیسے تم نے اس چیز کو روک دیا جس کو تمہارے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔"(42)

ان تمام نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ضرورتمند کو پانی پلانے میں نہ صرف آخرت میں اجر اور ثواب ہے بلکہ دنیا میں ہی عزت، آبرو اور سلامتی کے ساتھ ساتھ وبا اور مہلک بیماری سے شفا کا بھی باعث ہے۔

ضرورتمند کو کھانا نہ کھلانے پر وعید:

قرآن اور سنت میں جیسے کھانا کھلانے کے بہت ہی زیادہ فضائل وارد ہوئے ہیں ایسے ہی کسی ضرورتمند کو استطاعت کے باوجود محروم کرنے کے بارے میں وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالی نے جہنمیوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"خذوه فغلوه (30) ثم الجحيم صلوه (31) ثم في سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه (32) إنه كان لا يؤمن بالله العظيم (33) ولا يحض على طعام المسكين (34)"(43)

ترجمہ: "(ایسے شخص کے بارے میں حکم ہوگا) پکڑواسے، اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے ایسی زنجیر میں باندھو جس کی پیمائش ستر ہاتھ کے برابر ہو۔ یہ نہ تو خدائے بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔"

اسلام ہم کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا ہے اور دوسروں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینے کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ سب سے پہلا حق پڑوسیوں کا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا کہ اے ابوذر! جب آپ سالن بنائیں تو اس کا پانی زیادہ کردیں اور پڑوسیوں کا بھی خیال کریں۔ طبرانی کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اس شخص نے مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے خود شکر سیر ہو کر کھایا اور اس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور اس کو علم بھی ہو" (44)

ضرورت سے زیادہ کھانے کو روکنا اور اس کو مستحقین کو نہ دینا کافروں کی روش بتائی گئی ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"أرأيت الذي يكذب بالدين (1) فذلك الذي يدع اليتيم (2) ولا يحض على طعام المسكين (3)"(45)

ترجمہ: "کیا تم نے اسے دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔"

اس آیت میں اس شخص کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے جو آخرت کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ یتیموں اور مسکینوں وغیرہ سے نفرت آمیز سلوک کرتا ہے، جس کے باعث نہ خود کسی غریب کی مدد کرتا ہے اور نہ کسی اور کو اس کی ترغیب دیتا ہے۔

جانوروں کو کھانا کھلانا:

اللہ تعالی نے ہر ذی روح کے ساتھ احسان کرنے میں انسان کے لیے اجر رکھا ہے یہاں تک کہ کوئی پرندہ کسی کی کھیتی سے دانہ چگتا ہے تو یہ بھی

مالک کے لیے صدقہ بن جاتا ہے، چنانچہ غیر محبوس جانوروں اور پرندوں کے لیے دانہ، پانی کا انتظام کرنا بھی ایک صدقہ اور باعث اجر ہے، جب کہ محبوس جانوروں اور پرندوں کے لیے خوراک کا انتظام کرنا مالک پر واجب ہے اور اس میں کوتاہی کرنا گناہ اور باعث عذاب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنے اونٹوں کے لیے حوض بھرتا ہوں تو دوسرے اونٹ آجاتے ہیں تو میں ان کو بھی پانی پلاتا ہوں، کیا مجھ کو اس میں ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر جاندار کو پلانے میں ثواب ہے۔[46]

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک آدمی راستہ میں چل جارہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگی، اس نے کنواں دیکھا، اس نے اتر کر پانی پیا اور چلا گیا، اچانک اس نے ایک کتا دیکھا جو زبان نکال کر ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت سے مٹی کھا رہا تھا، اس آدمی نے کہا اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی، یہ دوبارہ کنویں کے پاس آیا اور اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اس کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالی نے اس کی نیکی کا قدر کیا اور اس کی مغفرت کی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا جانوروں کو پانی پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر سانس والے میں ثواب ہے۔[47] آپ ﷺ نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کا قصہ بیان فرمایا:

"بينما كلب يطيف بركية، كاد يقتله العطش، إذ رأته بغي من بغايا بني إسرائيل، فنزعت موقها فسقته فغفر لها به"[48]

ترجمہ: "ایک کتا کنویں کا چکر لگا رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کو مار دیتی، اچانک اس کو بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا تو اس کی اس عمل کی وجہ سے مغفرت ہو گئی۔"

خاتمہ:

حاصل یہ ہے کہ انسان زندگی میں جیسے خود اپنی ضروریات کھانے، پینے کا انتظام کرتا ہے، ایسے ہی اس کو دوسرے محتاجوں اور ناداروں کا بھی خیال رکھنا چاہئے، کیونکہ دنیا فرق مراتب کی وجہ سے اور کرونا کی وجہ سے بہت ہی زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ افریقہ، ایشیا، لاطینی امریکہ اور بعض یورپ کے لوگوں کو "کافی کھانا" جس کو عربی میں قوت لایموت کہا جاتا ہے سے محروم ہیں۔ گذشتہ کئی مہینوں سے دنیا کئی قسم کے قحط کا سامنا کر رہی ہے۔ پاکستان، انڈیا، ملائیشیا، انڈونیشیا، لاطینی امریکہ، شمالی امریکہ، چائنہ، یورپ کے اکثر ممالک، سعودی عرب سمیت خلیجی ممالک میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے مزدور اور کسان بے انتہا متاثر ہوئے ہیں جو پہلے ہی غربت کی لکیر یا اس کے نیچے زندگی گذار رہے تھے۔ اس کے علاوہ پاکستان سمیت دنیا کے کئی علاقوں میں ٹڈی دل کے حملے جاری ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ زرعی زمین متاثر ہوئی ہے جس کی وجہ سے بھی آنے والے دنوں میں غذائی قلت کے بہت سارے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ کسان کاشت کرنے پر قادر نہیں ہو رہے اور جو کاشت کی

وہ فصل اور باغات تباہ ہو گئے ہیں۔ 30 ملین لوگ یمن، افغانستان، کانگو، برکینا فاسو، جنوبی سوڈان کے لوگ متاثر ہوئے ہیں جو زندہ رہنے کے لیے یونائیٹیڈ نیشن، صاحب استطاعت افراد اور فلاحی تنظیموں پر انحصار کرتے ہیں۔ سیکڑوں کی تعداد میں بچے اور بڑے بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ اگر ہم نے ان کی مدد نہ کی تو متاثرہ افراد کی تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے حالات میں ضرورتمند افراد کی کفالت کا اجتماعی انتظام کرنا چاہیئے تاکہ وہ آسانی سے زندگی گذار کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اچھی طرح ادا کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

References

1 Abu Aawana Yaqoob bin Ishaq, Al Israfiyini, al Musnad al Sahih al Makhraj Ala Sahih Muslim, Jamia Al Islamiya KSA, First Edition 1435H, V.20, P.204

2 Daniel Gerszon Mahler and Others, The impact of COVID-19 (Coronavirus) on global poverty: Why Sub-Saharan Africa might be the region hardest hit, accessed on April 30, 2020 [Online] Available: https://blogs.worldbank.org/opendata/impact-covid-19-coronavirus-global-poverty-why-sub-saharan-africa-might-be-region-hardest

3 Al Quran Surah 11, Ayat 6

4 Al Quran Surah 51, Ayat 56-58

5 Al Quran Surah 12, Ayat 47-49

6 Usmani, Muhammad Taqi, Asan Tarjuma e quran, Quranic Studies publishers, Karachi, July 2010, P.512-513

7 Al Khazin, Alaudden Ali bin Muhammad bin Ibrahim, Libab Al Taweel fi Maani al Tanzeel, Dar ul kutub al Ilmiya, Beirut, First Edition 1415H, V.2, P.532

8 Muslim bin Al Hijaj Al Qushery, Al Sahih Al Muslim, Dar al Turas al Arabi, Beirut, V.2, P.704

9 Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al Bukhari, Dar ul Bashair al Islamia, Beirut, Third Edition 1409H, V.1, P.124

10 Al Zahabi, Shams ud Deen Muhammad bin Ahmed, Tareekh al Islam w wufiyyat al mashaheer, al Maktaba al Tufiqiaya, Beirut, n.d, V.3, P.57

11 Qadri, Muhammad Tahir, Islam or Kafalat Aamma, Minhaj ul Quran printers, Lahore, first edition 2008, P.82

12 Abu Bakr Muhammad bin al Hussain bin Abdullah Al Baqdadi, Al Shariah, Dar al Watan Riyadh, Second edition 1420H, V.4, P.2012

13 2019-Hunger Map, WFP various, accessed on April 30, 2020 [Online] Available: https://www.wfp.org/publications/2019-hunger-map

14 United nations World Food Programme, Food Emergencies, accessed on August 30, 2020 [Online] Available: http://www.wfp.org/emergencies

15 Giza sub key liye, The Dawn News, accessed on September 1, 2020 [Online] Available: http://www.dawnnews.tv/news/56325

16 Ibid.

17 somini sengupta, How Much Food Do We Waste? Probably More Than You Think, The new York

times, Dec 12, 2017, accessed on April 30, 2020 [Online] Available: https://www.nytimes.com/2017/12/12/climate/food-waste-emissions.html

18 Global hunger could double due to coronavirus pandemic: UN, AL JAZEERA, NEWS AGENCIES, accessed on April 30, 2020 [Online] Available: https://www.aljazeera.com/economy/2020/4/21/global-hunger-could-double-due-to-coronavirus-pandemic-un

19 Ibid.

20 Al Quran Surah 2, Ayat 172

21 Al Baihaqi, Abu Bakr Ahmed bin Al Hussain, Shuabal Imaan, Al Muktaba Al Rushd, First Edition 1423H, V.11, P.175

22 Al Tirmizi, Abu Essa Muhammad bin Essa, Sunan Al Tirmizi, Maktaba Mustafa Al Babi Al Halabi, Second Edition 1395H, V.3, P.330

23 Al Quran Surah 76, Ayat 8-9

24 Al Tibrani, Sulleman bin Ahmed bin Ayoob, Makarim ul Akhlaq, Dar al Kutub ul al Ilmiya, Beirut, First edition 1409H, V.1, P.370

25 Ibid. V.1, P.375

26 Al Quran Surah 28, Ayat 83

27 Al Tibrani, Sulleman bin Ahmed bin Ayoob, Makarim ul Akhlaq, Dar al Kutub ul al Ilmiya, Beirut, First edition 1409H, V.1, P.375

28 Ibid. V.1, P.378

29 Ibid

30 Ibid

31 Ibid. V.14, P.102

32 Al Baihaqi, Abu Bakr Ahmed bin Al Hussain, Shuabal Imaan, Al Muktaba Al Rushd, First Edition 1423H, V.12, P.138

33 Al Tibrani, Sulleman bin Ahmed bin Ayoob, Makarim ul Akhlaq, Dar al Kutub ul al Ilmiya, Beirut, First edition 1409H, V.1, P.373

34 Al Hakim Muhammad bin Abdullah, Al Mustadrik Alla al Sahihain, Dar Al Kutub Al Ilmi Beirut, First Edition 1411H, V.1, P.153

35 Al Quran Surah 86, Ayat 8-11

36 Muslim bin Al Hijaj Al Qushery, Al Sahih Al Muslim, Dar al Turas al Arabi, Beirut, V.4, p.1990

37 Al Quran Surah 89, Ayat 17-18

38 Abu Abdullah Ahmed bin Muhammad, Musnad al Imam Ahmed bin Hanbal, Muasist ur al Risalah, First Edition 1421H, V.30, P.600

39 Al Baihaqi, Abu Bakr Ahmed bin Al Hussain, Shuabal Imaan, Al Muktaba Al Rushd, First Edition 1423H, V.5, P.67

40 Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al Bukhari, Dar ul Bashair al Islamia, Beirut, Third Edition 1409H, V.1, P.28

41 Al Baihaqi, Abu Bakr Ahmed bin Al Hussain, Shuabal Imaan, Al Muktaba Al Rushd, First Edition 1423H, V.5, P.69

42 Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al Bukhari, Dar ul Bashair al Islamia,

Beirut, Third Edition 1409H, V.3, P.112
43 Al Quran Surah 69, Ayat 30-34
44 Muslim bin Al Hijaj Al Qushery, Al Sahih Al Muslim, Dar al Turas al Arabi, Beirut, V.4, p.202
45 Al Quran Surah 107, Ayat 1-3
46 Abu Abdullah Ahmed bin Muhammad, Musnad al Imam Ahmed bin Hanbal, Muasist ur al Risalah, First Edition 1421H, V.6, P.486
47 Malik bin Anas bin Malik, Muwatta al Imam Malik, Dar Ihya al Turas al Arabi, Beirut, 1406H, V.2, P.929
48 Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Adab ul Mufrid, Dar al Bashair Al Islamia, Beirut, Third Edition 1409H, V.4, P183.